190

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

جمعہ

جلد ۳۳ | ۲۴ ماہ ظہور ۱۳۲۴ ہش | ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ | ۲۴ اگست ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۹۸

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۳ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے فون پر ۷ بجے شام دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضل خدا اچھی ہے ثم الحمدللہ اہل بیت و دیگر خدام بخیر و عافیت ہیں۔

قادیان ۲۳ ماہ ظہور۔ خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے ؛

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی قمرالدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت اور مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو قلعہ لال سنگھ میں ایک تنازعہ کے تصفیہ کے سلسلہ میں بھیجا گیا ہے۔

احمدیت کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان

جاپان کے جنگ میں شریک ہونے اور آخر شکست کھانے کے متعلق

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیاں حرف بحرف پوری ہوئیں

(از ایڈیٹر)

وہ ہولناک اور عالمگیر جنگ عظیم جس نے لاکھوں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ جس نے اصل معنوں میں خون کی ندیاں بہا دیں۔ جس نے بہت سے ممالک کو تباہ و برباد کر دیا۔ جس نے لاتعداد مال و زر کو پھونک کر خاک کر دیا۔ جس نے بے شمار چرندوں پرندوں۔ درندوں اور بے شمار آبی مخلوقات کو موت کی نیند سلا دیا۔ جہاں خدا تعالیٰ کی ان قہری تجلیات کا ایک ظہور تھا۔ جن کی اطلاع خدا تعالیٰ نے ایک کافی عرصہ قبل آپ کو دی تھی۔ اور آپ نے ازراہ ہمدردیٔ خلائق اس کا اعلان اس لئے فرما دیا تھا۔ کہ تا توبہ کرنے والے امان پائیں۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے۔ وہاں اس لحاظ سے رحمت کا نشان بھی تھی۔ کہ اس کے دوران میں خدا تعالیٰ نے اپنے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور اسلام کی حقانیت کے نہایت ہی واضح اور کھلے نشانات اس کثرت سے پورے کر کے دکھائے۔ کہ اس کی مثال نہیں ملتی ؛

خدا تعالیٰ نے اس وقت جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کی حالت زار دیکھ کر اور کفر کو ہر طرف جوشاں پا کر نہایت مغموم رہتے۔ اور دنیا سے الگ تھلگ ہو کر دن رات خدا تعالیٰ سے اسلام کی ترقی اور شوکت کے لئے نہایت دردمندانہ التجائیں کرتے تھے سنہ ۱۸۸۶ء میں آپ کو یہ عظیم الشان بشارت دی کہ "تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل سے ہوگا"۔ اور اس کی شان یہ بیان فرمائی۔ کہ "فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول و الآخر مظہر الحق والعلاء کأن اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا"۔

اول تو خدا تعالیٰ نے اس جنگ عظیم کے دوران میں اپنے الہام کے ذریعہ اس بات کی تعیین فرما دی۔ کہ یہ فرزند دلبند جس کا وعدہ دیا گیا تھا جماعت احمدیہ کے موجودہ امام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد ہی ہیں۔ اور پھر جنگ کے متعلق پے بہ پے بہت سے عظیم الشان نشان خدا تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ ظاہر فرمائے۔ ان کے متعلق آپ نے قبل از وقت جس طرح فرمایا۔ وہ اسی رنگ میں پورے ہوئے ؛

حضور کے پیش فرمودہ ان نشانات میں سے جو حسب بیان اپنے وقت پر پورے ہوئے چند ایک یہ ہیں (۱) امریکی فوجوں کا ہندوستان میں آنا (۲) یونان کا لڑائی میں شامل ہونا (۳) فرانس کا کچلا جانا (۴) انگلستان کا فرانس کے سامنے متحدہ قومیت کی تجویز پیش کرنا (۵) اس کے چھ ماہ بعد حالات کا نسبتاً بہتر ہو جانا (۶) امریکہ کا اٹھائیس سو ہوائی جہاز ایک موقعہ پر انگلستان کو بھیجنا۔ (۷) پٹیان گورنمنٹ کا غداری سے نازیوں کا ساتھ دینا۔ اور اس شرارت کے ایک سال کے اندر اندر اس کے ضرر کو مٹا دیا جانا (۸) لیبیا میں کئی دفعہ انگریزی فوجوں کا آگے بڑھنا اور کئی دفعہ پیچھے ہٹنا۔ اور آخری دفعہ دشمن کو شکست دینا۔ (۹) بلجیم کے بادشاہ کا معزول کیا جانا (۱۰) ایک جرمن لیڈر کا ہوائی جہاز کے ذریعہ انگلستان میں اترنا (۱۱) اٹلی میں انگریزی فوجوں کا اترنا (۱۲) اٹلی کی جنگ کے جلد ختم نہ ہونے کا اعلان کرنا جبکہ لڑنے والے کہہ رہے تھے۔ کہ بہت جلد فتح حاصل کر لیں گے۔ (۱۳) یورپ کی جنگ کے ختم ہونے کی تاریخ تک کا اعلان کرنا اور عین اسی تاریخ جنگ کا ختم ہونا (۱۴) یورپ کی جنگ میں اتحادیوں کا فتح پانا ؛

یہ چند ایک وہ نشانات ہیں جنکے متعلق حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اعلان فرماتے رہے۔ اور وہ اعلان قبل از وقت "الفضل" میں چھپ جاتے رہے۔ اور پھر اپنے وقت پر اسی رنگ میں پورے ہوئے جو حضور نے بیان فرمایا۔

اب ایک اور تازہ نشان جو نہایت صفائی کے ساتھ پورا ہوا ہے۔ وہ جاپان کی شکست اور انگریزوں کی فتح سے متعلق ہے۔ جب جاپان جنگ میں شریک ہوا۔ اس وقت اس کی شرکت کے متعلق اور پھر اس کی ناکامی کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو رویا دکھائے گئے۔ اور حضور نے وہ بیان کرتے ہوئے ان کی تعبیر بھی ساتھ ہی بیان فرما دی جو آج حرف بحرف پوری ہو کر خدا تعالیٰ کی ہستی، احمدیت کی صداقت اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرب الٰہی ہونے کا ثبوت پیش کر رہی ہے۔

جاپان کے جنگ میں شریک ہونے سے قبل حضور کو ایک رویا دکھایا گیا۔ جو شائع شدہ ہے۔ اور اس کے الفاظ یہ ہیں۔

"میں نے رویا میں دیکھا کہ ایک کوٹھڑی میں ایک شخص بیٹھا ہے۔ اور وہ کچھ کاغذات جلا رہا ہے۔ اور میں رویا میں ہی ایک اور شخص سے کہتا ہوں۔ کہ یہ شخص نہایت ضروری کاغذات جلا رہا ہے"۔

جب حکومتوں کی آپس میں جنگ چھڑتی ہے۔ تو چونکہ ہر ملک میں دوسرے ملک کے سفیر ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ سفیر اس وقت ضروری کاغذات جلا دیتے ہیں۔ تاکہ وہ کاغذات دوسری حکومت کے قبضہ میں نہ آجائیں۔ جنگ چھڑنے کا یہ نظارہ حضور کو رویا میں دکھا کر بتایا گیا۔ کہ اب کوئی اور حکومت جنگ میں شریک ہونے والی ہے۔ چنانچہ اس رویا کے تھوڑے ہی روز بعد جاپان اچانک جنگ میں شریک ہوگیا۔ اور جب پہلے دن اسکے جنگ میں شریک ہونے کی خبر شائع ہوئی تو ساتھ یہ خبر بھی آئی کہ جاپانی سفارتخانہ میں جاپانیوں کو کاغذ جلاتے دیکھا گیا ہے۔ اس قسم کے کاغذات سفارتخانے کھلے بندوں نہیں جلایا کرتے بلکہ ہر ممکن کوشش اس فعل کو پوشیدہ رکھنے کی کرتے ہیں لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے دنیا پر یہ ظاہر کرنا تھا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا رویا جاپان کے ہی جنگ شروع کرنیکے متعلق ہے۔ اسلئے جاپانی سفارتخانہ کی اس خفیہ کارروائی پر بھی کسی کی نظر پڑ گئی اور پھر اس نے خبر رساں ایجنسی کے ذریعے دنیا میں پھیلا کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے رویا کی صداقت ثابت کر دی۔

یہ تو وہ رویا ہے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو جاپان کے جنگ میں شریک ہونیکے متعلق دکھایا گیا اور جو جلد ہی پورا ہوگیا۔ اس کے علاوہ ایک اور رویا حضور نے دیکھا جس میں جاپان کے شکست کھانے اور انگریزوں کے فتح پانے کی خبر دی گئی تھی۔ چنانچہ حضور نے وہ رویا بیان کرنے کے بعد جس میں اور بھی کئی واقعات کا ذکر ہے۔ جاپان کے متعلق اس کی تعبیر یہ فرمائی۔ جو ۲۱ دسمبر ۱۹۴۱ء کے "الفضل" میں شائع ہو چکی ہے۔ کہ:- "بعض دفعہ مقامی نظارے دکھائے جاتے ہیں۔ مگر ان سے مراد دور کے نظارے ہوتے ہیں۔ مسجد مبارک کے حلقے کی طرف سے لڑائی جاری رہنے کا غالباً یہ مفہوم ہے۔ کہ بعض انگریزی علاقے جاپانی گھیر لینگے مگر انگریز برابر لڑتے رہینگے۔ چنانچہ اب بھی بعض علاقے ایسے ہیں۔ جن کے چاروں طرف جاپانی فوجیں پہنچ گئی ہیں۔ **اگر ایسی حالت میں انگریزوں نے مقابلے کو جاری رکھا۔ تو امید ہے کہ ان کی شکست فتح سے بدل جائیگی۔**

ناظرین کرام غور فرمائیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں جو کچھ آج سے قریباً چار سال قبل فرمایا۔ وہ کس شان اور وضاحت کے ساتھ حرف بحرف پورا ہوا ہے۔ جاپانیوں نے کئی ایک انگریزی علاقوں پر فوراً ہی قبضہ کر لیا اور وہاں انگریزوں کو شکست کھانی پڑی۔ مگر انگریز برابر لڑتے رہے۔ اور آج وہ وقت آپہنچا۔ جس کے متعلق حضور نے فرمایا تھا۔ کہ انگریزوں کی شکست فتح سے بدل جائیگی۔ اور سارے عالم پر واضح ہو چکا ہے۔ کہ فی الواقعہ انگریزوں کی شکست جو جاپان کے مقابلہ میں ہوئی تھی فتح سے بدل گئی ہے۔

ضد اور تعصب سے خالی ہو کر اور حق و انصاف سے کام لیکر جو شخص بھی مندرجہ بالا الفاظ پر غور کریگا۔ اسے جہاں یہ ماننا پڑیگا۔ کہ ان میں جو کچھ کہا گیا۔ وہ صفائی کے ساتھ پورا ہو چکا ہے۔ وہاں وہ یہ بھی تسلیم کریگا۔ کہ کسی انسان کی یہ طاقت نہیں ہے۔ کہ اپنے دماغ سے گھڑ کر اتنی اہم خبر اتنا عرصہ قبل پیش کر سکے۔ اور پھر وہ ہو بہو پوری بھی ہو جائے۔ انسان تو اس قدر عاجز اور درماندہ ہے۔ کہ اسے کل کی بھی خبر نہیں کہ کیا ہوگا۔ پھر قریباً چار سال قبل کون کہہ سکتا ہے کہ یہ ہوگا۔ اور کون بتا سکتا ہے۔ کہ ایک تازہ دم حکومت جو ہر قسم کے ساز و سامان سے لیس ہے۔ ایسی حکومت سے شکست کھا جائیگی۔ جو جرمنی ایسے دشمن کے نرغے میں پھنسی ہوئی ہے۔ مگر ظاہری حالات کے بالکل خلاف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۴۱ء میں جو کچھ فرمایا۔ وہ آج حرف بحرف پورا ہو کر یہ ثبوت پیش کر رہا ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے عطا کئے ہوئے علم سے کہا گیا تھا۔ اور خدا تعالےٰ نے آپ کی صداقت ثابت کرنے اور آپ کے محبوب الٰہی ہونے کے لئے یہ نشان دکھایا۔ تاکہ سعید الفطرت انسان آپ کے دامن سے وابستہ ہو کر اپنے خالق و مالک کی رضا حاصل کر سکیں۔

دین کی قلمی خدمت کرنے والوں کی ضرورت

تبلیغ کا ایک طریق خط و کتابت ہے۔ ہمیں ایسے مخلص دوستوں کی ضرورت ہے جو اپنی علمی قابلیت یا اخلاص اور ایمانی جذبہ کے ماتحت غیر احمدی غیر مسلم اصحاب سے تبلیغی خط و کتابت کر سکیں مبارک ہیں وہ جو جلد از جلد اپنے نام دفتر میں بھجوائیں۔ اپنی تعلیمی قابلیت بھی تحریر کریں تا اس کے مطابق پتے روانہ کئے جا سکیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مفتی راحت حسن صاحب مراد آباد بیمار ہیں (۲) چودھری نذیر احمد صاحب باجوہ سیالکوٹ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۳) ڈاکٹر سید ظہور احمد صاحب مرحوم سکندر آباد دکن کی چھوٹی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۴) محمد یونس صاحب دہلی کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ (۵) نصیر الدین احمد صاحب اجمیر ناتھو (بمبئی) کی اہلیہ صاحبہ اور بھتیجی بیمار۔ (۶) عبد المجید صاحب جمشید پور کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ (۷) سید علی احمد صاحب انبالوی قادیان کی بڑی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۸) چوہدری شمشاد احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۹) شیخ خوشی محمد صاحب ننگے ضلع گجرات بعض مشکلات میں ہیں (۱۰) مولوی احمد علی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اطالیہ میں اتحادی فوجوں کے اترنے کے متعلق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رؤیا اور اس کے پورا ہونے کی عینی شہادت

(از جناب کیپٹن ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب)

اس نشان کا جس کی خدا تعالیٰ نے قبل از وقت خبر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو دی تھی مختصر سا ذکر پہلے کر چکا ہوں۔ مگر ان دنوں اطالیہ سے بعض تفاصیل کا خطوط میں لکھنا مفاد جنگ کے لحاظ سے مناسب نہ تھا۔ لہٰذا اب کسی قدر تفصیل کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔

۹ ستمبر ۱۹۴۳ء کو ہماری فوجیں اطالیہ میں داخل ہوئیں۔ ۲۴ ستمبر کو ہمارا ہسپتال وہاں پہنچا۔ یعنی قریباً قریباً فوجوں کے داخلہ کے ساتھ ہی۔ ان ابتدائی ایام میں بھی فوجی لاریوں کی غیر معمولی کثرت جاذب توجہ تھی۔ یہ ترانتو کے شہر کا ذکر ہے۔ تمام سڑکوں پر لاریوں کا تانتا لگا رہتا تھا۔ ترانتو کا پرانا شہر ایک جزیرہ ہے۔ اسے نئے شہر سے ملانے والا ایک گراری دار آہنی پل ہے جو ہر وقت گزرنے والی لاریوں سے پُر رہتا تھا۔ ہر روز تین مرتبہ یہ پل جہازوں کے گزرنے کی خاطر کھول دیا جاتا ہے۔ ایسے اوقات میں پل کے دونوں طرف آدھ آدھ یا ایک ایک میل لمبی قطار لاریوں کی فوراً بن جایا کرتی تھی۔ اور پھر جب پل کے جڑنے پر ان لاریوں کو گزرنے کی اجازت ہوتی۔ تو بعینہٖ وہ اونٹوں والی قطار کا نظارہ ہوتا تھا جس سے رؤیا میں دکھائی جانے والی لاریوں کی کثرت کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشابہت دی تھی۔

"الفضل" چونکہ ہمیں بہت دیر کے بعد ملا کرتا تھا۔ لہٰذا (باوجودیکہ حضور کا یہ رؤیا اطالیہ کے وقوعہ سے قبل شائع ہو چکا تھا) مجھے حضور کے اس رؤیا کا اس وقت کچھ علم نہیں تھا۔ مگر باوجود علم کے نہ ہونے کے میری نگہ میں فوجی لاریوں کی یہ کثرت غیر معمولی اور قابل تعجب تھی۔ پھر جب رؤیا کا ذکر میں نے "الفضل" میں پڑھا تو مجھے بہت خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس رؤیا کے پورا ہونے کا شاہد بنایا۔

یہ کہنے سے میری مراد یہ ہے کہ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ رؤیا کا علم ہونے سے محض خوش فہمی سے لاریوں کی یہ کثرت میری نگاہ میں غیر معمولی معلوم ہونے لگی حضور کے اس رؤیا میں یہ دکھایا گیا تھا۔ کہ اطالیہ میں انگریزی فوجوں کے داخلہ سے قبل حضرت مولوی عبدالکریم صاحب پُر زور تحریک فرما رہے ہیں۔ کہ انگریزوں کی امداد کی جائے۔ اس تحریک کے معاً بعد حضور نے دیکھا کہ اطالیہ کے ایک کونے سے لاریاں داخل ہونی شروع ہوئیں۔ اور لاریوں کی یہ کثرت اونٹنیوں کی ایسی لمبی لمبی قطاروں سے مشابہ تھی۔ جبکہ ایک کی دُم دوسری کے مونہہ سے ملی ہوئی ہو۔

اس رؤیا میں عاجز کے نزدیک مندرجہ ذیل امور بطور پیشگوئی بیان کئے گئے۔

اول۔ اطالیہ میں انگریزوں کے داخلہ کے وقت ملک میں ٹرانسپورٹ کے ذرائع درہم برہم ہو چکے ہونگے

دوم۔ اس کے نتیجہ میں ہماری فوج کے لئے ٹرانسپورٹ کا مسئلہ بہت اہم ہوگا۔

سوم۔ اس کے حل کے لئے خود انگریزوں کے پاس ٹرانسپورٹ کافی موجود نہ ہوگی۔

چہارم۔ ضرورت ہوگی۔ کہ کوئی دوسری اتحادی طاقت ٹرانسپورٹ کی کمی کو پورا کرے۔ (جبھی تو امداد کے لئے رؤیا میں پُر زور تحریک کی گئی)

پنجم۔ اس امداد کے نتیجہ میں انگریزی فوج کی ٹرانسپورٹ کی سب دقتیں دور ہو جائیں گی۔ اور باعزت (عبدالکریم) اور کامیاب طریق پر اطالیہ میں انگریزی فوج کو فتح ہوگی۔

چنانچہ یہ سب امور بعینہٖ اسی طرح پورے ہوئے۔ جوں جوں جرمن پیچھے ہٹتے گئے۔ اطالیہ کی ریلوں میں سے ایک ریل کو بھی سلامت نہ چھوڑتے گئے۔ اس امر میں ان کا Delaying action بہت زبردست تھا۔ سینکڑوں میل تک ریل کی سڑکیں انہوں نے توڑ ڈالی تھیں۔ بیسیوں انجنوں اور سینکڑوں کوچوں Coaches کو ہم نے ناقابل مرمت حالت میں جلے ہوئے اور ٹوٹے ہوئے دیکھا۔ ایسی حالت میں انگریزی افواج کے لئے ٹرانسپورٹ کے مسئلہ کا حل نہایت ہی اہم تھا۔ ریلوں اور انجنوں کو اس سرعت کے ساتھ غیر ملکوں سے لایا نہیں جا سکتا تھا۔ جو سرعت کہ زمانۂ حال کی جنگوں میں نقل و حرکت کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ لہٰذا ٹرانسپورٹ کے مسئلہ کا حل (ریلوں سے نہیں بلکہ) Trucks ہی کے ذریعہ سے ہو سکتا تھا۔ جو ریلوں کی نسبت بہت جلد مہیا کئے جا سکتے تھے۔ اور اطالیہ میں موٹروں کی سڑکوں کا جو جال بچھا ہوا ہے۔ اس کی موجودگی میں بھی ٹرانسپورٹ کا حل ریلوں کی بجائے لاریوں کی کثرت سے ہی ہو سکتا تھا۔

پھر واقعہ میں ہمارے پاس فوجی Trucks کی وہ کثرت نہ تھی جو زمانۂ حال کی جنگ میں فوج اور سامان رسد کی بسرعت نقل و حرکت کے لئے کافی ہوتی۔ اور ضرورت تھی۔ کہ کسی اتحادی طاقت کی طرف سے اس بارے میں نمایاں رنگ کی امداد ہو۔ چنانچہ یہ امداد امریکن فوج کے Trucks کے ذریعہ سے کی گئی۔ اور ہر شاہد اس بات کی گواہی دے سکتا ہے۔ کہ اطالیہ میں امریکن Trucks کی تعداد ہماری لاریوں کی نسبت نمایاں طور پر بہت زیادہ تھی۔ اور بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ جہاں تک ظاہری سامانوں کا تعلق ہے۔ امریکن Trucks کی اس کثرت کے بغیر ہمارے لئے اطالیہ میں دشمن کو شکست دینے کے لئے آگے بڑھنا۔ اور انجام کار فتح حاصل کرنا ناممکن تھا۔

ترانتو سے جوں جوں ہم برنڈزی باری اور پوٹنزا سلرنو نیپلز اور روما کی طرف بتدریج آگے بڑھے۔ ہر جگہ تمام کی تمام سڑکوں پر ہم نے یہی نظارہ دیکھا۔ کہ ہر وقت دن ہو یا رات فوجی Trucks کا نہ ختم ہونے والا تانتا بندھا رہتا۔ Highways یعنی Main Roads پر بھی اور Cross Country سڑکوں پر بھی یکے بعد دیگرے Trucks کے لمبے لمبے Convoy (قافلہ) لگاتار چلتے رہتے۔ ایک ایک Convoy ۲۰-۳۰-۱۰۰-۲۰۰ لاریوں کا بھی ہوتا۔ چنانچہ روما کے فتح ہونے پر جب ہمارے ہسپتال کا سلرنو سے روما میں تبادلہ ہوا۔ تو صرف ہمارے (نسبتاً چھوٹے سے یونٹ کے لئے) آدمیوں کا اور سامان کے لئے قریباً ۱۵۰ لاریوں کا Convoy تھا۔ اور اس قریباً ۲۰۰ میل کی سڑک پر جو دوسرے متعدد Convoy ہمیں ملے وہ الگ تھے۔

لاریوں کی اس غیر معمولی کثرت کا کسی قدر اندازہ اس واقعہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ کہ جب میں ایک عارضی ڈیوٹی ختم کرنے پر قریباً ۱۵۰ میل دور ایک مقام سے روما کو واپس جا رہا تھا۔ تو سفر کے عین درمیان فوجی پولیس کے سپاہی نے میرے Truck کو روک کر سڑک کے کناروں کے کھیتوں میں کھڑا کرا دیا۔ اور اسی طرح سینکڑوں اور اکیلے جانے والے Trucks کو بھی کھیتوں میں کھڑا کر کے روکے رکھا۔ تاکہ ایک Convoy جو گزر رہا تھا۔ جلد سے جلد بلا روک کے گزارا جا سکے۔ چنانچہ پورے ۴ گھنٹے میں یہ Convoy ختم ہوا۔ تب جا کر کہیں ہمیں دوبارہ سڑک پر آنے اور آگے چلنے کی اجازت دی گئی۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس نشان کا شاہد بنایا۔ لہٰذا مجھ پر فرض تھا۔ کہ کسی قدر تفصیل کے ساتھ اس کا ذکر الفضل میں کروں۔ غرض ظاہری اسباب کے لحاظ سے اطالیہ میں اتحادیوں کی فتح کا ذریعہ لاریوں کی کثرت ہوئی مگر سچ پوچھو تو یہ فتح "مسلمانوں کے لیڈر" ہمارے امام عبدالکریم حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس دعا کے نتیجہ میں تھی۔ جو اس رؤیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور سے کرائی گئی۔ جس طرح کہ وہ فتح جو انگریزی فوج کو لیبیا اور شمالی افریقہ میں ہوئی وہ بھی حضور ہی کی دعا کے نتیجہ میں تھی۔ جو ایک دوسرے رؤیا میں حضور سے کرائی گئی اور جس کا ظاہری نشان وہ دعا بھی تھی۔ جو نہایت درد بھرے الفاظ میں مصر اور اسلامی ممالک کی اس جنگ کی تباہی سے محفوظ رہنے کے متعلق حضور نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمائی تھی۔ وہ درد بھرے الفاظ اب تک میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ جن کے بعد دشمن بالکل غیر متوقع طور پر العلمین کے مقام سے پیچھے ہٹنا شروع ہوا۔ اور ایسا پیچھے ہٹا کہ پھر پیچھے ہی ہٹتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ انجام کار اسے شکست ہوئی۔ ان فی ذالک المبین لآیات للعالمین۔ وما علینا الا البلاغ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کے افترا اور ان کی قسم کی حقیقت

حضرت مسیح موعودؑ کی مجالس میں نبوت کا ذکر

مولوی محمد علی صاحب کے چیلنج مباہلہ پر کچھ عرض کرنے سے پیشتر یہ واضح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر مولوی صاحب نے یہ "افترا" باندھا ہے کہ "میاں صاحب نے "الفضل" ۲۶ مئی ۱۹۴۴ء کے ص۱ کالم ۱ میں یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے میں جو لفظِ نبی کی تشریح کیا کرتا تھا وہ غلط تھی"۔

اگر مولوی صاحب نے ایسی عبارت "الفضل" میں پڑھی تھی تو کیا وجہ ہے۔ کہ انہوں نے محض حوالہ پر ہی اکتفا کیا۔ اور حضور کے اصل الفاظ نقل نہیں فرمائے۔ اگر مولوی صاحب کے دل میں خدا کا ذرا بھی خوف ہے۔ تو وہ "الفضل" ۲۶ مئی تو کیا حضور کی تمام تحریرات میں سے ایک ہی ایسی تحریر حضور کے اپنے الفاظ میں پیش کریں جس میں حضور نے مندرجہ بالا الفاظ تحریر فرمائے ہوں۔ میرا دعویٰ ہے۔ کہ مولوی صاحب ایسی تحریر قیامت تک بھی نہ دکھا سکیں گے۔ یہ خیال رہے۔ کہ یہاں جس امر کا انکار مقصود ہے وہ صرف ۱۹۰۱ء کے سال کے متعلق ہے۔ جسے مولوی صاحب خواہ مخواہ ہر معاملہ میں خود بخود ہی شامل کر دیتے ہیں۔ اس وقت ان معین الفاظ کی تردید مقصود ہے۔ جو مولوی صاحب نے پیش فرمائے ہیں۔ ورنہ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ حضور نے لفظِ نبی کی تشریح میں تبدیلی فرمائی اور اس کے ثبوت کے لئے حضور کی تحریرات میں حوالے موجود ہیں۔ باقی رہا شق ۳ میں تو مولوی صاحب کا لکھنا کہ "میاں صاحب نے "الفضل" مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۴۴ء ص۱ کالم ۳ میں یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی مجالس میں مہینوں تک اس بات کا چرچا رہتا تھا کہ آپ کا اجتہاد دربارہ نبوت درست نہیں نکلا"۔ اول تو حضور نے یہ الفاظ کہیں تحریر نہیں فرمائے یہ بھی مولوی صاحب نے توڑ موڑ کر پیش کئے ہیں۔ اور حضور کے سارے اقتباس میں سے ایک ٹکڑا پیش کر دیا ہے۔ حضور نے تو لکھا ہے "۱۹۰۱ء میں جب آپ نے ایک غلطی کا ازالہ تحریر فرمایا تو اس میں آپ نے لکھا کہ ہماری جماعت میں سے بعض لوگ جن کو نہ ہمارے سلسلہ کی کتابیں بغور دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اور نہ وہ ہماری مجالس میں بیٹھ کر اپنے معلومات کی تکمیل کرتے ہیں۔ مسئلہ نبوت کے سوال پر محض نفی میں جواب دے دیتے ہیں۔ جو درست نہیں اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ کئی مہینوں سے آپ کی مجالس میں اس بات کا چرچا رہتا تھا۔ کہ نبوت کی تعریف سمجھنے میں آپ کا سابقہ اجتہاد درست نہیں تھا"۔ سمجھ میں نہیں آیا اس میں کونسی قابلِ اعتراض بات مولوی صاحب کو نظر آئی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ المصلح موعود نے کونسی نئی بات پیش کی۔ جس پر مولوی صاحب نے شور مچا دیا۔ اس بارے میں تو خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مجالس کا ذکر فرمایا ہے۔ جن میں حضور اپنے خدام کی تربیت فرماتے تھے۔ "ایک غلطی کے ازالہ" میں حضور نے اپنی نبوت کو وضاحت کے ساتھ پیش فرمایا ہے۔ دوسری طرف اپنی نبوت کے بارے میں نفی میں جواب دینے والے کو اپنی مجالس میں نہ بیٹھنے والا قرار دیا ہے۔ جس کا صاف مطلب ہے۔ کہ حضور اکثر اپنی مجالس میں اپنی نبوت کے بارے میں تذکرہ فرماتے تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضور کے تربیت یافتہ صحابہ حضور کو نبی اور رسول سمجھتے تھے چنانچہ اس سلسلہ میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ شہادتیں جو ۳۵ اور ۳۶ میں شائع ہوئی تھیں اور بعد میں "فرقان" میں بھی شائع ہوئیں اس بات کا واضح ثبوت ہیں۔ کہ حضور کی مجالس میں صحابہ کی جو تربیت ہوئی وہ یہی تھی کہ حضور نبی اور رسول ہیں۔

اصل اختلافی امور

پس صاف ظاہر ہے۔ کہ شق ۸ اور شق ۲ کھلے "افترا" ہیں جو حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ پر مولوی صاحب نے باندھے۔ اُن پر مباہلہ کی دعوت دینا اپنے مٹھی بھر ساتھیوں کو خوش کرنے اور تسلی دینے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہ سیدھی سی بات ہے۔ کہ (۱) ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا کا نبی مانتے ہیں۔ (۲) ہمارا یقین ہے۔ کہ حضور نے نبوت کی تعریف میں تبدیلی کی (۳) پہلی تعریف کے مطابق حضور نے نبوت سے انکار کیا اور دوسری تعریف کے مطابق حضور نے نبوت کا دعویٰ کیا اور آخر عمر تک اس پر قائم رہے اس کے برعکس مولوی صاحب (۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی نہیں مانتے۔ بلکہ محدث مانتے ہیں (۲) اُن کے نزدیک حضور نے نبوت کی تعریف میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ (۳) حضور شروع سے لیکر آخر تک اپنے آپ کو محدث کہتے رہے۔ اور ہر قسم کی نبوت سے انکار کرتے رہے۔ مختصر الفاظ میں یہ ہیں وہ تین امور جن پر ہر دو جماعتوں کے اختلاف کی بنیاد ہے۔

مباہلہ سے صریح فرار

اگر مولوی صاحب فیصلہ کے طالب ہیں۔ اگر وہ نیک نیتی کے ساتھ چاہتے ہیں۔ کہ حق اور باطل میں فیصلہ ہو۔ نیز اگر وہ دیانت داری کے ساتھ یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تو وہ کیوں ان امور پر مباہلہ نہیں کر لیتے۔ کیا اُن کے نزدیک حضور کے تبدیلیٔ عقیدہ دربارہ نبوت کے سال کی تعیین کے ساتھ ہی تمام جھگڑوں کا فیصلہ وابستہ ہے؟ حالانکہ سال کی تعیین کا اصل اختلاف پر کوئی اثر ہی نہیں پڑتا حضور نے تعریف نبوت میں تبدیلی کسی وقت فرمائی ۱۹۰۰ء میں فرمائی یا ۱۹۰۱ء میں یا کسی اور سال۔ یہ بات اصل مسئلہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ کیونکہ خواہ حضور تبدیلی ۱۹۰۸ء میں فرمائیں۔ یا ۱۸۹۸ء میں سوال تو صرف اتنا ہے۔ کہ کیا حضور نے نبوت کی تعریف میں تبدیلی کی؟ مولوی صاحب کہتے ہیں نہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہاں حضور نے تبدیلی فرمائی اور واضح الفاظ میں اس کو بیان فرمایا اب اگر سچائی اُن کے پاس ہے۔ تو وہ حلف مؤکد بعذاب اٹھائیں۔ کہ حضور شروع سے لیکر آخر تک محدثیت کے دعویٰ پر قائم رہے۔ اور نبوت کے آخر عمر تک انکار فرماتے رہے۔ نیز حضور نے تعریف نبوت میں کوئی تبدیلی نہ فرمائی۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج سے قریباً تیس سال پہلے اس قسم کا حلف اٹھا چکے ہیں۔ پس اصل اختلاف اور بنیاد کو چھوڑ کر سالوں کے چکر اور سن کے جھگڑوں میں پڑنا صریح طور پر مباہلہ سے فرار ہے۔

مولوی صاحب کو شکوہ ہے۔ کہ ہم نے اُن کی طرف جو خط تحریر کیا تھا اس میں شق نمبر ۲ کا تو ذکر کیا ہے۔ لیکن شق نمبر ۳ کا ذکر چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ مختصر طور پر اس خط میں اشارۃً ہم نے شق نمبر ۳ کا بھی ذکر کر دیا تھا۔ چنانچہ یہ فقرہ ملاحظہ ہو۔ "باقی دو امور بالکل غیر متعلق اور فیصلہ کن نہیں" صاف ظاہر ہے کہ ہمارے نزدیک شق نمبر ۲ اور شق نمبر ۳ تو بالکل ہی غیر متعلق تھے لیکن شق ۱ بالکل غیر متعلق نہیں تھی۔ اسی لئے اس کو ہم نے نظر انداز نہ کیا۔ بلکہ اس کے اس حصہ کو جو نظر انداز کرنے کے قابل تھا۔ ترک کر کے باقی حصے کو تسلیم کرتے ہوئے لکھ دیا کہ "براہِ کرم صرف اسی امر پر ہی مباہلہ فرمائیں کہ حضرت صاحب نے اپنا عقیدہ دربارہ نبوت تبدیل کر لیا تھا"۔ اور اب بھی میں یہی کہتا ہوں کہ اصل اختلاف تو مسئلہ نبوت کا ہے اگر مولوی صاحب کی نیت بخیر ہے۔ اور اگر وہ فی الواقع مباہلہ کے ذریعہ آسمانی فیصلہ چاہتے ہیں۔ تو کیوں حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے واضح خط کو پڑھ کر انہی امور پر مباہلہ کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ جن کی طرف ہم نے اُن کو بذریعہ خط دعوت دی تھی اور جن امور پر مباہلہ کرنے کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خط میں اظہار فرمایا ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ تحریف سے کام لیکر عبارات کو توڑ موڑ کر۔ سالوں اور سنوں کے ایچ پیچ ڈال کر مولوی صاحب مباہلہ سے فرار اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ یہ باتیں اہل بصیرت اور اہل نظر سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ بلکہ سمجھنے والے اب بھی جانتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب کیا کھیل کھیل رہے ہیں۔

مولوی صاحب کا حلف

آخر میں مولوی صاحب نے اپنے اس حلف کا ذکر کیا ہے۔ جو انہوں نے آج سے تیس سال پیشتر اٹھایا تھا۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ "مگر میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ کہ میں نے اپنا عقیدہ دربارہ نبوت حضرت مسیح موعود کم ۱۹۰۱ء میں تبدیل نہیں کیا"۔ کیسی بین اور واضح علامت ہے۔ مولوی صاحب کی ہشیاری کی۔ یہ کس نے کہا کہ مولوی صاحب اپنے عقیدہ کے متعلق قسم اٹھائیں۔ سوال تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقیدہ کی تبدیلی کا ہے۔

پھر مولوی صاحب نے ۱۹۰۱ء میں اپنے عقیدہ کی تبدیلی کی تعیین کس بنا پر کی۔ ہو سکتا ہے۔ مولوی صاحب نے ۱۹۰۰ء میں یا ۱۹۰۲ء یا ۱۸۰۱ء کے علاوہ کسی اور سن میں عقیدہ میں تبدیلی کی ہو۔ سوال

192
Digitized By Khilafat Library Rabwah

تو تبدیلی کا ہے۔ یہ سوال نہیں۔ کہ کب تبدیلی کی ہے۔ اسی طرح سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ کی تبدیلی کا ہے۔ وہاں بھی یہ سوال نہیں کہ حضور نے کب اس عقیدہ میں تبدیلی کی۔ اگر تبدیلی ثابت ہے۔ تو پھر خواہ کسی وقت تبدیلی کی ہو۔ اس کا کوئی اثر اصل اختلاف پر نہیں پڑتا۔ بہرحال اس قسم میں بھی مولوی صاحب اپنی حق پوشی کی عادت سے باز نہیں رہ سکے۔ اگر مولوی صاحب میں جرأت تھی۔ تو یہ قسم اٹھاتے۔ کہ نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نبوت کے بارہ میں کوئی تبدیلی کی۔ نہ ہی اس کا اعلان کیا۔ اور نہ ہی میں نے اپنا عقیدہ دربارہ نبوت مسیح موعود علیہ السلام تبدیل کیا۔ مگر اس قسم کی قسم مولوی صاحب نہیں اٹھا سکتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تعریف نبوت میں اہم تبدیلی فرمائی۔ اس کا اعلان فرمایا۔ چنانچہ اسی کے ماتحت مولوی صاحب نے بھی اپنا عقیدہ تبدیل کیا۔ جس کا اظہار وہ "ریویو" میں اور عدالت میں شہادتوں کے ذریعہ کرتے رہے۔ اس لئے اگر وہ اس قسم کی قسم اٹھائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی گرفت کا ان کو ڈر ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا حلف

اس کے برعکس جو صادق اور راستباز ہوتے ہیں۔ وہ اپنے حق میں بددعا کرنے اور حلف مؤکد بعذاب اٹھانے سے کبھی نہیں ہچکچاتے۔ چنانچہ آج سے تیس برس قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت اور اپنے عقیدہ کے بارہ میں بہت ہی واضح الفاظ میں قسم اٹھا چکے ہیں۔ اس حلف کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

"میں قسم کھاتا ہوں۔ کہ وہ خدا جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ وہ خدا جو عذاب کی طاقت رکھتا ہے۔ وہ خدا جس نے میری جان کو قبض کرنا ہے۔ وہ خدا جو زندہ۔ قادر اور سزا و جزا دینے والا ہے۔ وہ خدا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا۔ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا صاحب کو اس وقت بھی جبکہ مسیح موعود زندہ تھے۔ اسی طرح کا نبی مانتا تھا۔ جس طرح کا اب مانتا ہوں۔ میں اس بات کے لئے قسم کھاتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ نے رؤیا میں مجھے منہ در منہ کھڑے ہو کر کہا ہے۔ کہ مسیح موعود نبی تھے ...... میں قسم کھاتا ہوں۔ کہ جن عقائد پر ہم ہیں وہ سچے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس بات کا گواہ ہے۔ کہ اس کی طرف سے حضرت مسیح موعود نبی ہو کر آئے۔ ہم نے اس کو زبان سے اور اپنے کانوں سے سنا۔ اور اس کی تحریروں میں پڑھا۔ اس سے ہمیں ہرگز ہرگز انکار نہیں ...... یہ میں کہتا ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق ہمارا عقیدہ حق ہے۔ حضرت صاحب نبی تھے۔ اور ایسے نبی تھے جیسے پہلے ہوئے ہیں۔ ہاں آپ براہ راست نبی نہیں۔ اور آپ کوئی جدید شریعت نہیں لائے۔ آپ امتی نبی ہیں۔ یعنی نبی تو ہیں لیکن آپ کو نبوت ایک نبی کی اتباع میں ملی ہے۔ اس نبوت سے ہم کسی وقت بھی منکر نہیں۔ نہ پہلے تھے۔ اور نہ اب ہیں" (خطبہ جمعہ الفضل ۲۳ر ستمبر ۱۹۱۵ء)

مولوی محمد علی صاحب کی افترا پردازیاں

المختصر مولوی صاحب نے اپنا رسالے مضمون میں "افترا پردازی" سے کام لیا ہے۔ (۱) انہوں نے "افتراء" سے کام لیا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمایا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے حضور پر فلاں فلاں اتہام باندھا ہے۔ (۲) مولوی صاحب نے "افترا" سے کام لیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "میاں صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود خود فرمایا کرتے تھے۔ کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے میں جو لفظ نبی کی تشریح کرتا تھا۔ وہ غلط تھی۔" (۳) مولوی صاحب نے جن الفاظ میں قسم کھائی ہے۔ وہ بالکل تسلی بخش اور واضح نہیں۔ اس لئے اگر ان کی نیت بخیر ہے۔ تو جس طرح وضاحت سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قسم اوپر درج ہو چکی ہے۔ اسی طرح وضاحت کے ساتھ قسم اٹھائیں اور پھر فیصلہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں چھوڑ دیں۔

آخر میں میں مولوی صاحب کی توجہ ان کے ان الفاظ کی طرف مبذول کراتا ہوں۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔" وہ (حضرت امیر المومنین) میرے خلاف عدالت میں چارہ جوئی کریں۔ کہ میں نے ان پر دو امور میں افتراء کا الزام جھوٹ لگا کر ان کی ازالہ حیثیت عرفی کی ہے۔" لیکن مولوی صاحب شاید یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کے راستباز اور صادق انسان ایسے معاملات میں دنیاوی عدالتوں کے دروازوں پر انصاف کے طالب نہیں ہوتے۔ کیونکہ اپنے مخالفین کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو عفو اور درگذر کی رحمت سے وافر حصہ عطا کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخالفین اور گندہ دہن دشمنوں کے خلاف کب قانونی چارہ جوئی کی۔ جو اب مولوی صاحب حضور اقدس کے مثیل سے اس سلوک کی توقع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ "وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔"

چنانچہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یہ زبردست مماثلت حضرت اقدس علیہ السلام کے ساتھ ہے۔ کہ حضور کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے مخالفین کے لئے "احسان" اور عفو کی رحمت رکھ دی ہے۔

پس مولوی محمد علی صاحب غور فرمائیں۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر افتراء کے گندے اور صریح جھوٹے الزام لگا کر اپنے آپ کو کن لوگوں کی صف میں کھڑا کر رہے ہیں۔ اور حضور کا عفو اور درگذر سے کام لینا حضور کو کس صف میں کھڑا کرتا ہے۔

خاکسار ملک فیض الرحمٰن فیضی ایم۔ اے (سٹوڈنٹ) از شملہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں ایک مخلص نوجوان کا عریضہ

خدمت دین اور والدین سے حسن سلوک کی قابل رشک مثال

ذیل کا عریضہ ملاحظہ کرنے کے بعد جہاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ رقم فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اخلاص میں زیادہ سے زیادہ برکت دے"۔ وہاں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ "گو ذاتی خط ہے۔ مگر چونکہ دوسرے نوجوانوں کے لئے اس میں ایک رشک کا سامان ہے۔ اس لئے شائع کیا جاتا ہے"۔

بحضور فیض گنجور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدک اللہ بنصرہ العزیز۔

(فداک نفسی۔ امی وابی) سیدی۔ مرشدی و امامی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میرے پیارے امام۔ حضور کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ ہجرت ۱۳۲۴ ہش، ۲۴ مئی ۱۹۴۵ء آج ۲۸ جولائی ۱۹۴۵ء عاجز کی نظر سے گذرا۔ جس میں عموماً اولاد کی اپنے والدین کی طرف سے بے توجہی کا ذکر تھا۔ اور یہ کہ بہت سی اولادیں اپنے والدین کی تابعداری خدمتگذاری کے فرض کو تمام و کمال ادا نہیں کرتیں۔ نیز یہ بھی کہ بہت کم ایسے شخص ہیں۔ جنہوں نے اپنے والدین کی طرف سے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے۔

عرض ہے کہ ۱۹۴۴ء سے قبل جب بھی حضور کی طرف سے خدمت دین کے لئے کوئی مطالبہ ہوتا۔ میں اپنی مجبوریوں اور لاچاریوں کی بنا پر محروم رہ کر اپنی تمناؤں کا خون ہوتے دیکھتا۔ مگر معذور تھا۔ بار بار سوچتا۔ کہ ساتھی آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ اور میں ایک ہی جگہ کھڑا ہوں۔ آخر فیصلہ کیا۔ کہ اگر اینٹیں ڈھو کر۔ مٹی اٹھا کر۔ مزدوری کر کے بھی خدمت اسلام کرنا پڑی۔ تو کرونگا۔ اور اس میں عار محسوس نہ کرونگا۔ میں اسی کشمکش و پیچ میں تھا۔ کہ حضور نے اخیر نومبر ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کے متعلق لوگوں کے جذبات کو ابھارا۔ اور ان سے زیادہ سے زیادہ قربانیوں کی اپیل کی۔ دوران خطبہ میں عاجز اپنی آرزوؤں میں۔ خواہشوں میں۔ امنگوں میں ایک ہیجان سا محسوس کرنے لگا۔ دل اپنی ناکامی پر ہزار آنسو رو رہا تھا۔ کہ یکدم خیال آیا۔ بھرتی ہو جاؤں۔ اور اسی دن شام کو گھر میں اطلاع کر کے بھرتی ہونے کے لئے روانہ ہو گیا۔ الحمد للہ۔ کہ ملازمت اچھی مل گئی۔ چند دن اور چھٹی ملی۔ گھر واپس آتے ہی تحریک جدید میں شمولیت اختیار کی۔ خدا سے وعدہ کیا۔ کہ بطور شکر یہ پانچواں حصہ تنخواہ کا ہمیشہ اسکی راہ میں دیتا رہونگا۔ مگر اب خدا تعالےٰ نے اتنی توفیق ہمت اور اخلاص عطا کر دیا ہے۔ کہ میں نے جب اس وعدہ کو بڑھا کر دینا شروع کیا۔ تو عجب اطمینان قلب حاصل ہوتا تھا۔ الحمد للہ کہ اب نصف سے ذرا کم اپنی تنخواہ کا خدمت اسلام کے لئے مرکز

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میں بھیج دیتا ہوں اور یہی دعا کرتا ہوں کہ خدایا تو مجھے دنیا وعقبیٰ کی نعمائے بخش کہ میں اپنی دنیا وعقبیٰ بھی تیری راہ میں نثار کر دوں۔ آمین۔ خدا کا فضل ہے کہ تحریک جدید کے تمام سال ادا کر کے آخری سالوں میں نمایاں خدمات کا موقعہ ملا۔ کالج فنڈ ترجمۃ القرآن۔ نشر واشاعت۔ تالیف وتصنیف و دیگر تمام تحریکوں پر لبیک کہنے کا موقعہ ملا۔

خدمت والدین

مجھے باتوں باتوں میں قبلہ والد صاحب محترم سے علم ہوا کہ انہوں نے وصیت تو کی تھی۔ مگر بباعث روزگار کم ہو جانے کے اور اپنا حصہ نہ بھیجنے کے منسوخ ہو گئی۔ یہ سن کر میرا دل ہل گیا۔ انہوں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں۔ دوبارہ وصیت نہیں ہو سکتی۔ میں نے عرض کیا میں اپنی آخری کوشش بھی صرف کر دوں گا۔ آپکی وصیت کو دوبارہ بحال کرانے میں۔ چنانچہ جب تک میں قادیان شریف میں رہا۔ برابر کوشش جاری رکھی۔ بعد میں والد صاحب بزرگوار کو لکھتا رہا۔ ہمت نہ ہاریں۔ تا ایسا نہ ہو کہ ہمارے دل میں یہ حسرت رہ جائے کہ اپنے صحابی باپ کو مقبرہ بہشتی میں نہ لا سکے۔ الحمدللہ کہ معزز کارکنان کی مہربانی سے وصیت بحال ہو گئی۔ بعد ازیں عاجز نے بھی وصیت نامہ پُر کر کے دفتر کو بھیج دیا۔ عاجز نے اپنے قبلہ والد صاحب کو لکھا کہ میری حقیقی خوشی اور عین راحت یہ ہے کہ آپ ہر تحریک پر لبیک کہیں تا کہ مالی لحاظ سے تقدرت نہ ہو۔ مجھے لکھیں۔ میں ہر وقت ایسے موقعوں کا متلاشی ہوں۔ چنانچہ قبلہ والد صاحب اپنی اور ہم سب بھائیوں کی طرف سے ہر مطالبہ میں حصہ لیتے ہیں۔ بعد ازیں عاجز شکریہ کے طور پر اس تحریک میں دوبارہ اپنی طرف سے حصہ لے لیتا ہے۔ نیز قبلہ والد صاحب سے عرض کیا آپ تحریک جدید میں بھی حصہ لے لیں۔ روپیہ کی ضرورت ہو تو بندہ حاضر ہے۔ غرض ظاہری طور پر نہیں لیکن عملی طور پر میں نے اس ثواب میں حصہ لیا۔

حضور میں ہمیشہ یہ خیال کرتا ہوں کہ مجھے روپیہ پس انداز اس صورت میں کرنا چاہیئے۔ جب ہنگامی مطالبات بطریق احسن ادا کر دوں۔ اور اسلام کو کسی قسم کی ضرورت نہ رہے۔ لیکن جب اسلام مطالبہ پر مطالبہ کر رہا ہے۔ اور قربانی پر قربانی چاہتا ہے۔ تو اگر ہم حضرت ابوبکر صدیق رضہ کی طرح سارا مال وقف راہ یار کر دیں تو اسے "ولا تبذر تبذیرا" کے ماتحت نہ سمجھنا چاہیئے۔ اس صورت میں اگر یہ عاجز اپنی آخری کوڑی اور اپنا آخری ذرہ بھی اسلام کے لئے قربان کر دے۔ تب بھی اسے حقیر ہی سمجھے گا۔

جب میں بھرتی ہونے کے لئے جا رہا تھا۔ میرے بڑے بھائی نے مجھے نصیحت کی کہ دیکھو والد صاحب کی آمد کافی ہے۔ تم اپنی تنخواہ جمع رکھنا تا آئندہ تمہارے کام آئے۔ یہ سنتے ہی میں نے دل میں استغفار پڑھا۔ اور خیال کیا کہ یہ وسوسہ ہے۔ جو میری لغزش کا خواہاں ہے۔ اور ملازم ہوتے ہی فوراً اپنی ماہوار تنخواہ ان کے نام بلاکم وکاست لکھا دی۔ جس میں سے نصف ان کے اخراجات کے لئے وقف کر دی۔ جس کا مصرف معلوم کرنا اور اس کی تفصیل کا علم پانا بے ادبی خیال کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اس مقام پر بھی ثبات قلبی عطا کی قبلہ والد صاحب بزرگوار کو لکھا۔ کہ آپ کی فرمانبرداری تابعداری اور خدمت گزاری میں دونوں جہان کی راحت تصور کرتا ہوں۔ چنانچہ خدا کی عنایت سے مجھے بجا فخر ہے کہ قبلہ والد صاحب کی دعاؤں سے مجھے وافر حصہ ملتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ارشاد خداوندی وبالوالدین احسانا۔ لاتقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما۔ قل رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا پر بطریق احسن اس عاجز کو عمل کرنے کی توفیق دی۔

الحمدللہ کہ عاجز کو اپنی دوسری والدہ مرحومہ کی خدمت کا وہ شاندار موقعہ ملا کہ مجھے خدا تعالیٰ سے امید ہے ان کی روح اور محشر میری شفاعت کریگی۔ انشاءاللہ غرض کہ عاجز اصلاحی ضروریات اور ہنگامی مطالبوں کو اپنی ذاتی ضروریات پر ترجیح دیتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو عہد کیا (میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔) اس کا ایفا سمجھتا ہے۔

حضور اس عاجز نے اپنی تنخواہ کا نصف اپنے والد صاحب محترم کے نام لکھا یا ہوا ہے۔ اور نصف سے کچھ کم حضور کے منشا کو پورا کرنے کے لئے وقف کرتے ہوئے خدا اور اس کے رسول کے نام کو اپنے دامن۔ اپنے پہلو۔ اپنی جیب اپنے دل اور اپنے گھر کی زینت بنا رکھا ہے بالآخر عرض ہے کہ مذکورہ بالا خطبہ کے مطالعہ کے بعد عاجز اپنے اس فرض کی ادائیگی کی طرف پہلے سے بھی زیادہ متوجہ ہو گیا ہے۔ اے خدا ہمیں ہر کام کے لئے صراط مستقیم عطا فرما۔

حضور دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہم تمام افراد خاندان کی دنیا وعقبیٰ سنوار دے۔ اپنی محبت۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت۔ اسلام واحمدیت اور حضرت مسیح موعودؑ۔ خلفاء کرام۔ صحابہ کرام و دیگر بزرگان دین کی محبت ہمارے دل کے نشیمن میں جاگزیں ہو اور سینے منور کر دے۔ والہانہ عشق ومحبت عطا کرے۔ ہماری ہر چیز میں برکت دے اور ہمارا انجام بخیر فرماتے ہوئے مسیح پاکؑ کے قدموں میں دفن ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

ناچیز:۔ عبدالقادر دہلوی ولد ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی مہاجر قادیان) از یونان

"الفضل" کی ایجنسیاں

لاہور۔ امرتسر۔ بٹالہ۔ سیالکوٹ۔ گجرات وغیرہ تمام بڑے بڑے شہروں میں "الفضل" کی ایجنسیاں قائم کرنے کی تجویز ہے۔ جو دوست اس کام کو کرنا چاہیں۔ تو فوراً ہمیں اپنے منشاء سے مطلع کریں بعض مقامات پر تو اس کام کو ایک مستقل پیشہ کے طور پر اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اور اس سے خاطر خواہ گزارہ ہو سکتا ہے۔ جماعت کے عہدہ داران کی خدمت میں التماس ہے کہ اس کام کے لئے موزوں دوستوں کو تیار کریں۔

(مینیجر الفضل)

قابل توجہ حصہ داران

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

جملہ حصہ داران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۶ ظہور ۱۳۲۴ہش کو بروز اتوار صبح ۹ بجے دفتر سٹار ہوزری میں جو حصہ داران کا عام اجلاس ہو رہا ہے۔ اس میں سے جن احباب کو بطور ڈائرکٹر تجویز کرنے کے لئے رائے دی جا سکتی ہے اُن کے اسماء درج ذیل ہیں تاکہ احباب کو سوچنے کا موقعہ مل سکے:۔

۱:۔ صدر انجمن احمدیہ
۲:۔ تحریک جدید
۳:۔ شیخ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس
۴:۔ سید عبدالحی صاحب آف منصوری مالک میکینیکل انڈسٹریز قادیان
۵:۔ ملک مولا بخش صاحب ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ
۶:۔ سلطان محمود صاحب
۷:۔ چودھری ظہور احمد صاحب معاون ناظر بیت المال
۸:۔ شیخ فضل کریم صاحب پراچہ بی اے ایل ایل بی
۹:۔ ڈاکٹر رحیم بخش صاحب

چیئرمین

سٹار ہوزری ورکس قادیان

باجازت امور عامہ

دو مربعہ اراضی قابل فروخت

واقعہ چک ۱۶۶ ہزمراد نزد بنگلہ ڈاہرانوالہ بر اسٹیشن چشتیاں ضلع بہاولنگر ریاست بہاولپور بالمقطع اٹھائیس ہزار روپیہ میں فروخت کئے جائیں گے۔ سب روپیہ یکمشت وصول کیا جائے گا۔ سرکار میں کوئی قسط ادا نہیں کرنی پڑے گی۔ زمین آباد ہے۔ اور پانی ہزمراد سے لگ رہا ہے۔ خریدار بالمشافہ فیصلہ کر کے باضابطہ رجسٹری کرا لیں۔ رجسٹری وغیرہ کا خرچہ بذمہ خریدار ہو گا۔

(المشتہر) منشی غلام نبی ولد رکن الدین قوم راجپوت احمدی
چک نمبر ۱۶۶ ضلع بہاولنگر ریاست بہاولپور

درخواست دعاء

میرے منجھلے بھائی مکرمی حیدر علی خان صاحب دماغی امراض میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ احباب خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفا دے۔ اور ان کو ملازمت پر بحال کر دے۔

خاکسار:۔ شوکت علی خان نئی دہلی

جب تلواریں ہلوں میں اور ٹینک ٹریکٹروں میں تبدیل ہونگے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

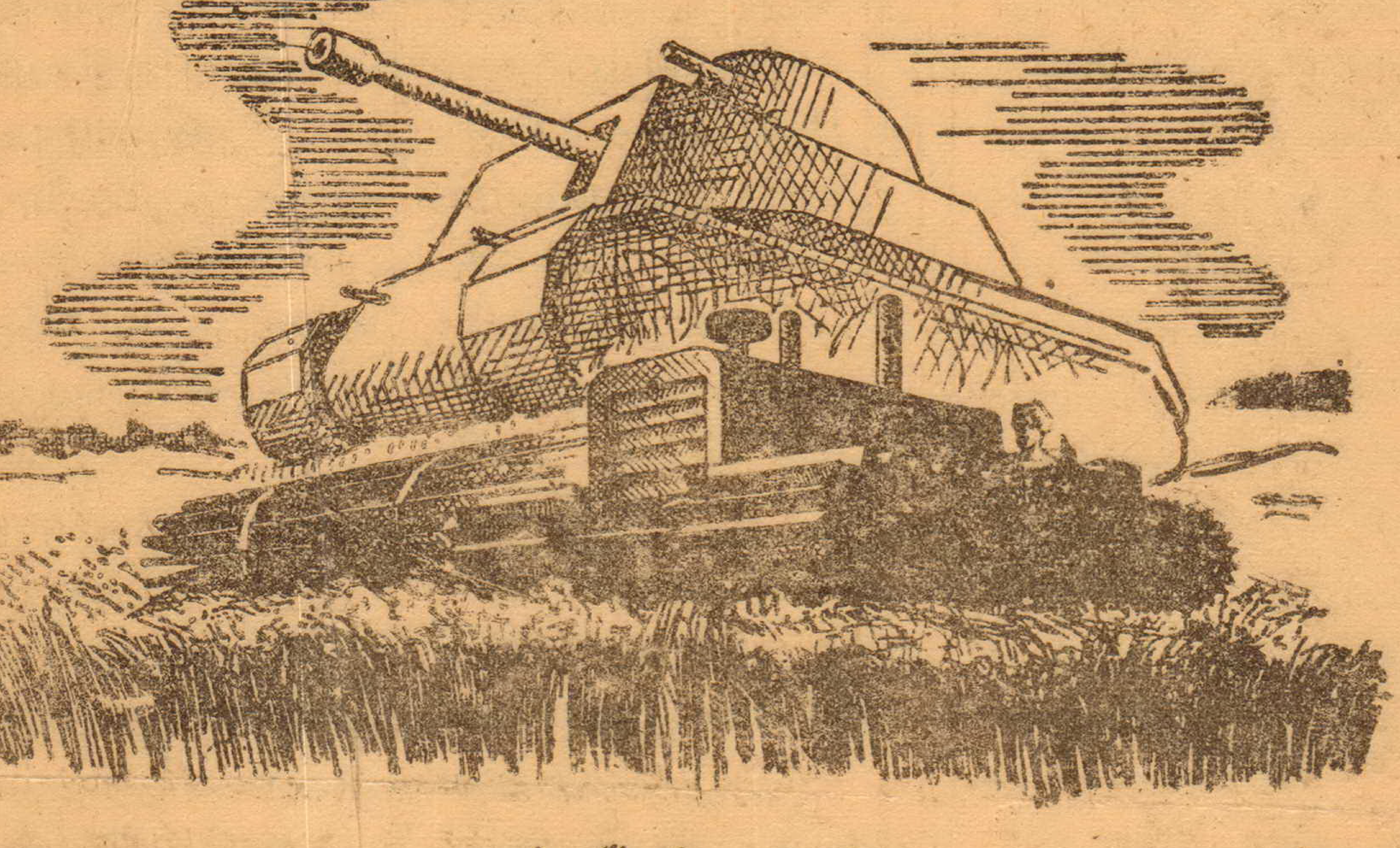

بھاری بھر کم گاڑیاں ملک بھر میں دوڑتی اور گرجتی پھریں گی۔ مگر ان کی آواز میں جنگ کی بھیانک گونج نہ ہوگی۔۔۔ ہندوستان کے وسیع دیہات میں ایک نہایت اُمید افزا بیداری کے آثار پائے جاتے ہیں۔ کاٹھ کے ہلوں، پھاوڑوں اور درانتیوں کا زمانہ ختم ہوا جبکہ ہمارے کاشتکار اپنی سخت مشقت کا بہت قلیل صلہ حاصل کرتے تھے۔ ان کی جگہ بڑے بڑے ہل، فصل کاٹنے کی مشینیں اور دوسرے زراعتی آلات اور انجن کام میں لائے جائیں گے۔ جن کی بدولت کاشتکار کی مشقت کم اور زمین کی پیداوار کہیں زیادہ ہو جائے گی۔

مستقبل قریب کا ایک دل افزا تصور ہے۔ اس خیال کو سچ کر دکھانے کے لئے اُمرا کے لاکھوں روپے ہی نہیں بلکہ معمولی حیثیت کے لوگوں کا کروڑوں روپیہ بھی درکار ہوگا۔ خوب سمجھ لیجئے کہ جب تک کافی سرمایہ حاصل نہ ہو، ہندوستان ایک خوشحال اور ترقی یافتہ ملک نہیں بن سکتا۔ ہندوستانی صنعت اور زراعت کو جنگ کے بعد آپ کے روپے کی ضرورت ہوگی۔ آنے والی خوشحالی میں حصہ بٹانے کے لئے آج ہی تیاری کیجئے۔

کل کا فکر آج کیجئے جتنا بچا سکیں بچا لیجئے

مگر اپنی رقم کسی ایسی مد میں لگایئے جہاں یہ محفوظ رہے اور وقتِ ضرورت آپ کو مل سکے۔

نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس، سرکاری قرضے، ڈاک خانے کا سیونگز بینک کھاتہ، بیمہ پالسی، انجمن امداد باہمی اور بینک کا بچت کھاتہ، یہ سب مدیں محفوظ بھی ہیں اور فائدہ مند بھی۔ زمین، عمارات، خام یا صنعتی اشیا اور جواہرات خرید کر اپنی رقم خطرے میں نہ ڈالئے۔ یہ آجکل بڑے خسارے کا سودا ہے۔ مستقبل کے لئے بچایئے اور احتیاط سے لگایئے۔

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمۂ فائینینس نے شائع کیا

DAA 328

نظام نو

یہ مضمون حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سالانہ تقریر کا حصہ ہے جو انگریزی میں چھپوایا گیا ہے۔ یہ نہایت ہی اہم مضمون ہے۔ اس لئے اس کی تمام جہان میں اشاعت ہونی چاہیئے۔ اس لئے اس کی قیمت صرف دو آنہ رکھی گئی ہے۔ ایک روپیہ کی دس ۱۰ جو احباب اتنا سستا لٹریچر بھی نہیں خرید سکتے وہ کم از کم اپنے علاقے کے غیر احمدی یا غیر مسلم خواہ انگریزی داں ہوں یا اُردو داں ان کے پتے مہربانی فرما کر روانہ فرمائیں۔ ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے۔

تبلیغ ہر مسلم مرد و عورت پر فرض ہے۔ پھر اس اہم فرض کی ادائیگی کے متعلق اسقدر آسانیاں بھی کر دی گئی ہیں۔ پھر بھی جو لوگ ایسے تبلیغی کام میں اپنی طاقت کے مطابق حصہ نہیں لیتے وہ خدا تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے۔

خادم الاسلام

عبداللہ الہ دین

سکندرآباد۔ دکن

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں قیمت مکمل قرص ۱۲ر پچاس قرص ۱۲ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

باجازت امور عامہ

ضرورت رشتہ

میرے دو چھوٹے بھائیوں کے لئے جو خواندہ ہیں۔ انکی عمریں ۱۹-۲۲ سال ہیں۔ ایک کاشتکاری کرتا ہے دوسرا فوج میں ملازم ہے۔ گزارہ کے لئے زمین ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ رشتوں کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت اس پتہ پر ہو

غلام احمد انچارج واٹر ورکس نمبر ۱

محمد آباد ڈاکخانہ ٹالہی ریلوے ضلع تھر پارکر سندھ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۲۳ اگست۔ جب جاپان پر قبضہ کرنے کے لئے اتحادی فوجیں ۲۶ اگست کو سرزمین جاپان پر اتریں گی۔ تو جاپان سے ہتھیار ڈلوانے اور ہوائی ٹھکانوں کی حفاظت کے لئے توپیں اور پٹرول کرنے والے ہوائی جہاز بھیجے جائینگے۔ اور اس امر کی احتیاط کی جائے گی۔ کہ جاپانی کوئی حملہ نہ کرسکیں۔ اس امر کا بھی اہتمام کرلیا گیا ہے۔ کہ کفن بردوش جاپانی فوج زیر آب اتحادی جہازوں پر حملہ نہ کرسکے۔ بحری بیڑا کی روانگی سے پہلے سرنگیں صاف کرادی جائینگی۔

لنڈن ۲۳ اگست۔ یوپی پراونشل کانگرس کمیٹی اور تمام کانگرس آرگنیزیشنوں پر سے پراونشل گورنمنٹ نے پابندی ہٹادی ہے۔ کانگرس کی جائیداد مستقبل قریب میں واپس کردی جائیگی۔

نئی دہلی ۲۳ اگست۔ ہندوستان سے لارڈ ویول کی عدم موجودگی میں گورنر بمبئی بطور قائم مقام وائسرائے اور ہندوستان میں ملک معظم کے نمائندے کی حیثیت میں کام کرینگے۔ گذشتہ بار جب لارڈ ویول لنڈن گئے ہوئے تھے۔ تب بھی گورنر بمبئی ہی قائم مقام وائسرائے مقرر کئے گئے تھے۔

لکھنؤ ۲۳ اگست۔ حکومت ہند نے پنڈت جواہر لعل نہرو کے اخبار نیشنل ہیرلڈ لکھنؤ کے پھر سے جاری ہونے کی اجازت دیدی ہے اخبار کے منتظمین کو مطلع کردیا گیا ہے۔ کہ اخبار کے لئے نیوز پرنٹ کا کوٹا بھی دے دیا گیا ہے

کلکتہ ۲۳ اگست۔ بنگال گورنمنٹ نے بنگال پراونشل کانگرس کمیٹی اور صوبہ کی دیگر کانگرس آرگنائیزیشنوں پر سے پابندیاں ہٹالینے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

لنڈن ۲۳ اگست۔ یوگوسلاویہ کا ایک سرکردہ سائنسدان ایک خاص ہوائی جہاز کے ذریعہ روس چلا گیا ہے۔ جو سائنسدان اٹامک بم کی تھیوری کے ماہر ہیں۔ انہیں روس میں بلایا جارہا ہے۔ امریکہ کے محکمہ ڈپلومیٹک نے انکشاف کیا ہے۔ کہ روسی حکام نے شکایت کی ہے۔ کہ جرمنی کے جن علاقوں پر خاص روس کی فوجوں نے قبضہ کیا تھا۔ وہاں سے امریکن اور برطانوی حکام جرمن سائنسدانوں کو پکڑ پکڑ کر لے گئے ہیں۔ اور جب روسی فوجیں وہاں پہنچیں۔ "تو وہاں کچھ بھی نہ تھا۔"

لنڈن ۲۳ اگست۔ واشنگٹن کی ایک اطلاع ہے۔ کہ صدر ٹرومین اٹامک بم کے راز کو امریکہ تک محدود رکھنے کا پکا ارادہ کئے ہوئے ہیں۔ اگلے ماہ صدر ٹرومین کانگرس کے سامنے تجویز پیش کرینگے۔ کہ اٹامک بم کی تیاری کے ہر ایک مرحلے پر گورنمنٹ کا مستقل کنٹرول کیا جائے۔

نیویارک ۲۳ اگست۔ ٹوکیو ریڈیو نے آج ایک اعلان کیا ہے۔ کہ ناگاساکی شہر کے جس حصہ پر امریکنوں نے دوسرا اٹامک بم گرایا تھا۔ فوٹو لینے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ شہر کا وسطی حصہ بالکل کھنڈروں کا ڈھیر بن گیا ہے۔ جہاں تک نگاہ جاتی تھی۔ تباہی کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ ایک فوٹو گرافر نے جو حملہ کے فوراً بعد فوٹو لینے کے لئے گیا۔ کہا۔ کہ ناگاساکی اب مردوں کا شہر بن گیا ہے۔ شہر کے تمام رقبے زمین کے ساتھ مل گئے ہیں۔ صرف چند مکانات بچے ہیں۔

لنڈن ۲۳ اگست۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ نئے وزیر ہند فریڈرک ولیم پتھک لارنس کو بیرن بنا دیا گیا ہے۔ اب وہ پتھک لارنس آف پیرل سٹیک کے نام سے پکارے جائیں گے۔

لنڈن ۲۳ اگست۔ جاپان نیوز ایجنسی نے جاپان کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر اٹامک بم گرانے کے واقعات کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ صرف ہیروشیما اور اس کے اردگرد کے ۹ مربع میل کے رقبہ میں اس بم اور آگ وغیرہ سے ۲ لاکھ جاپانی ہلاک ہوگئے تھے۔ اور عمارتیں لمحہ بھر میں اڑ گئی تھیں۔ سخت گرم لو چلی۔ اور آگ کی بارش ہوتی رہی۔

لاہور ۲۳ اگست سونا -/۶۵ چاندی -/۱۱۸ پونڈ -/۴۱ امرتسر سونا -/۶۷ چاندی -/۱۱۸ پونڈ -/۴۱

لنڈن ۲۳ اگست۔ سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب جج فیڈرل کورٹ آف انڈیا نے ۲۱ اگست کو ایک بیان میں کہا۔ کہ دو تازہ واقعات نے ہندوستان کے لئے زبردست امید پیدا کردی ہے۔ پہلا واقعہ چین اور روس میں دوستی کے معاہدہ پر دستخط ہیں۔ یقین کیا جاسکتا ہے۔ کہ اس معاہدہ سے دونوں بڑے ممالک میں سرحد حلقہ ہائے اقتدار۔ وسطی ایشیاء اور مشرق بعید کے معاملات میں سمجھوتہ ہو جائیگا۔ کوئی جھگڑا باقی نہیں رہے گا۔ اور ان کی دوستی مضبوط ہوجائیگی۔ اس موقع پر ایسا معاہدہ ایک نہایت ہی اہم بین الاقوامی واقعہ ہے۔ اور چیانگ کائی شیک اور سٹالن کے تدبر کی داد دینی پڑتی ہے۔ دوسرا بڑا واقعہ ملک معظم کی تقریر ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ ملک معظم کی گورنمنٹ کے پروگرام کا ایک حصہ یہ بھی ہے۔ کہ ہندوستان مکمل سیلف گورنمنٹ حاصل کرے۔ اس سے ہندوستان کے تمام طبقوں میں اطمینان کی لہر دوڑ جانی چاہیئے۔ اگر اس پروگرام پر دانائی سے عمل کیا گیا۔ تو چالیس کروڑ ہندوستان کی جو ساری دنیا کے چھٹے حصے سے بھی زیادہ ہے۔ قسمت سدھر جائیگی۔

لاہور ۲۳ اگست۔ مولوی حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی اور مفتی محمد نعیم لدھیانوی کی طرف سے "زمیندار" کے سنڈے ایڈیشن میں مسٹر احمد سعید یوسفی کا ایک مراسلہ شائع ہونے کی بنا پر ایک وکیل نے ایڈیٹر زمیندار کو ازالہ حیثیت عرفی کا نوٹس دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر لدھیانہ میں حاضر ہوکر پندرہ پندرہ ہزار روپیہ ادا کردو۔ ورنہ تمہارے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۳ اگست۔ ملک معظم نے ۲۱ اگست کی شب کو عراق کے ریجنٹ امیر عبد اللہ کو قصر بکنگھم میں شرف باریابی عطا فرمایا۔

لنڈن ۲۳ اگست۔ برما میں جاپانی فوجوں کے کمانڈر نے انگریزی افسروں کو جو پیغام بھیجا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ برما میں جاپانی فوجوں نے لڑنا بند کردیا ہے۔

گوام سے خبر پہنچی ہے۔ کہ درمیانی جزیرے جن کو چھوڑ کر اتحادی فوجیں آگے بڑھ گئی تھیں۔ وہ بھی ہتھیار ڈال رہے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جزائر مارشل اور کورے لین میں ایک لاکھ بیس ہزار سپاہی ہیں۔

لنڈن ۲۳ اگست۔ جاپانی خبر رساں ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ سبھاش چندر بوس فارموسا میں چل بسے۔ وہ سنگاپور سے ٹوکیو جاپانی حکومت سے مشورہ کرنے کے لئے ہوائی جہاز پر جارہے تھے۔ کہ ان کا جہاز گر پڑا۔ وہ سخت زخمی ہوگئے۔ اور فارموسا میں چند روز زیر علاج رہے۔ مگر جانبر نہ ہوسکے۔ ان کے ساتھ چند ایک اور آفیسر بھی تھے۔ جو ہلاک ہوگئے۔

لنڈن ۲۳ اگست۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ۲½ لاکھ جنگی قیدی جاپان کے قبضہ سے آزاد کردیئے جائینگے۔ ان میں ہندوستانی سپاہی بھی شامل ہیں۔ کیونکہ ان قیدیوں کے کیمپ ایک دوسرے سے بہت دور دور ہیں۔ اس لئے ان تک پہنچنے میں دیر لگے گی۔ انہیں ہوائی جہازوں کے ذریعہ قریب کی بندرگاہوں میں پہنچانے کا انتظام کیا جائیگا۔ اور جوابی تار دیئے جائینگے۔ تاکہ وہ اپنے گھر والوں کو خیریت کی اطلاع دے سکیں۔ وہ اپنے رشتہ داروں کو چٹھیاں بھی لکھ سکیں گے۔

واشنگٹن ۲۳ اگست۔ کل جنرل میکارتھر نے جاپانی افسروں کو ایک نوٹ بھیجا۔ جس میں یہ بتایا۔ کہ انہیں اتحادی فوجوں کے اترنے کے وقت کیا تیاریاں کرنی چاہئیں۔ سب ہوائی جہازوں کی پرواز بالکل بند ہونی چاہیئے۔ تمام جنگی جہازوں کو نہتہ کردیا جائے۔ اور تمام ہتھیاروں کو نکما کردیا جائے۔ سوموار کی شام تک یوکوسوکا کی چھاؤنی داخلہ کے لئے تیار ہوجانی چاہیئے۔ ایک جاپانی جہاز کنارے سے ۲۰ میل دور آکر اتحادی جہازوں سے ملے۔ اور انہیں ٹوکیو کی خلیج میں لے جائے۔ جنرل میکارتھر نے یہ بھی اعلان کیا ہے۔ کہ جب تک اتحادی جاپان میں انتظام سنبھال نہ لیں۔ اس وقت تک جاپانی اتحادی قیدیوں کی اچھی طرح دیکھ بھال کرتے رہیں۔

منیلا ۲۳ اگست۔ جنرل میکارتھر نے اعلان کیا ہے۔ کہ فلپائن میں یکم ستمبر سے جاپانی حکومت بالکل بند ہوجائیگی۔ اس وقت تک وہ عارضی طور پر کام کررہی ہے۔ تاکہ لوگوں سے ہتھیار وغیرہ رکھوانے میں ممد ہوسکے۔

نئی دہلی ۲۳ اگست۔ لیفٹیننٹ کرنل الف ڈبلیو ڈیب جو ہندوستانی پولیٹیکل سروس میں کام کرتے ہیں۔